

ڈاکٹر حمید اللہ کی خدمت حدیث

The Contribution to Discipline of Hadith by Dr. Hameed Ullah

☆ فاروق حمید ☆

☆☆☆ ڈاکٹر جنت نعیم

Abstract:

Hadith is verbal and practical interpretation of the Holy Quran and the second great source of Islamic jurisdiction. A misunderstanding about Hadith was propagated that it was compiled in Third Century. The scholars of the sub-continent shook off those doubts raised against Hadith with lucid arguments. The personality who got the honour of writing on Hadith with intellectual evidence and deep research pattern was Dr. Hameed Ullah. Dr. Hameed Ullah proved with research that the work of compilation of Hadith started in the era of the Prophet (PBUH) and that of his companions (RA). It further expended in the era of the disciples of the Prophet's companions. This basic service of Hadith by these people strengthens the rule that compilation of Hadith was started in Prophet's era. The documents of the Prophet's reign and those of his companions and their disciples prove it that latter is sufficient reply to reject the claims of those who don't trust in Hadith and those of the Orientalists that the writing of Hadith is the phenomenon two

ایسی ایس پروفیسر فیڈرل گورنمنٹ قائد اعظم ڈگری کالج چکلالہ سیکم ۱۱ اراول پنڈی۔

لاہوریین، منشل لاہوری، جامعہ بشاور۔

☆

☆☆

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپ کے سپرد یہ فریضہ بھی لگایا گیا ہے کہ قرآن میں جو احکامات و ہدایات دی گئی ہیں ان کی آپ تشریع و تفسیر فرمائیں اب یہ بات ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ کسی کتاب کی تشریع صرف اُس کتاب کے الفاظ پڑھ کر سنا دینے سے نہیں ہوتی بلکہ تشریع کرنے والا اُس کے الفاظ سے زائد کچھ کہتا ہے تاکہ کتاب کو سننے والا اُس کا مطلب بھی پوری طرح سمجھ جائے اگر کتاب کی کوئی بات کسی عمل کے ذریعے سمجھائی جانی ضروری ہوتی ہے تو اُسے عمل کے ذریعے سمجھایا جاتا ہے اور حدیث ہی سے یہ کام ہو سکتا ہے۔

قرآن کریم میں بہت سے احکامات ایسے ہیں جس پر عمل کرنے کیلئے حدیث ہی سے رجوع کرنا پڑتا ہے ورنہ عمل نہیں کیا جا سکتا ہے مثلاً قرآن میں نماز کا تاکیدی حکم تو بہت سے مقامات پر آتا ہے مگر اُس کا طریقہ نہیں بتایا گیا۔

قرآن مجید کی طرح رسول ﷺ کا حکم (حدیث) بھی قانون کا درجہ رکھتا ہے ارشادِ بانی ہے،

وَمَا أَنْكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔

”رسول ﷺ جو کچھ تم کو دیں لے لو اور جس سے منع کریں اُس سے رک جاؤ“^(۱)

اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ نے ہی نبی ﷺ کو قانونی اختیارات (Legislative Powers) دیئے ہیں۔ یعنی حلال و حرام صرف وہی نہیں جو قرآن میں ہے بلکہ وہ بھی ہے جو نبی کریم ﷺ نے حلال یا حرام کیا ہے۔

سید مودودی ^{رحمۃ اللہ علیہ} لکھتے ہیں:

”قرآن میں جو احکام براہ راست اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں ان کے علاوہ وہ احکام بھی واجب الاطاعت ہیں جو رسول ﷺ دیں اور ان کی اطاعت بعینہ ایسی ہے جیسی اللہ کی اطاعت مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ^(۲)

اس سے معلوم ہوا کہ تنہ کتاب اللہ کافی نہیں ہے اس کے ساتھ رسالت کا رشتہ ناقابل انقطاع ہے اور احکام رسول ﷺ کی اطاعت اور اسوہ رسول ﷺ کی پیروی بھی اسی طرح فرض ہے جس طرح خود کتاب اللہ کے احکام کی اطاعت فرض ہے جو شخص یہ کہتا ہے کہ ہم صرف کتاب اللہ کو لیں گے اور حکم رسول ﷺ اور اسوہ رسول ﷺ کو نہ لیں گے وہ رسالت سے اپنا تعلق منقطع کرتا ہے وہ اس واسطہ کو کاشتا ہے جسے خود اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں اور اپنی کتاب کے درمیان ایک لازمی واسطہ کے طور پر قائم کیا ہے وہ گویا یہ کہتا ہے کہ خدا کی کتاب اپنے

محروم تھے بر صغیر کے فرزندوں کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ مطالعہ حدیث کے مختلف گوشے واضح کرتے رہے متون حدیث کا مطالعہ، شروع حدیث کی تصنیف اور تراجم حدیث وغیرہ میں ان کی کاوشیں قابل قدر ہیں۔

یہ شرف بھی بر صغیر ہی کو حاصل ہے کہ اُس کے اہل علم نے حدیث کے بارے میں پھیلائے گئے شبہات کے قدیم و جدید اسالیب کا تجزیہ کیا اور دلائل کا جواب دیا اس جماعت میں محدثین کے ساتھ جدید تعلیم یافتہ حضرات بھی شامل ہیں۔ مولانا شبیر احمد عثمانی (م ۱۹۲۹) اور مولانا ظفر احمد عثمانی (م ۱۹۷۳) کے علاوہ اس میں سرفہرست مولانا مناظر احسن گیلانی اور پروفیسر محمد زیر صدیقی ہیں مولانا مناظر احسن گیلانی کی تاریخ تدوین حدیث معلومات کا خزانہ ہے اور ڈاکٹر زیر احمد صدیقی کا جدید اسلوب تحقیق کے مطابق شاندار کام ہے لیکن تاریخ پر علمی شواہد اور گہرے تحقیقی منہاج کے ساتھ لکھنے کی سعادت جس شخصیت کے حصے میں آئی وہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ ہیں۔^(۶)

ڈاکٹر محمود احمد غازی کی رائے ہے کہ ”علم حدیث میں ڈاکٹر صاحب کے کام کی حیثیت ایک خاص انداز کی ہے وہ معروف معنوں میں محدث نہیں کہلائے انہوں نے علم حدیث کی تدریس کا اس انداز سے کام نہیں کیا جیسا کہ علم حدیث کے اساسنہ کرتے ہیں لیکن علم حدیث کی تاریخ میں وہ ایک منفرد مقام کے حامل ہیں اتنے منفرد مقام کے کہ اگر علم حدیث کی تاریخ لکھی جائے تو شاید ڈاکٹر حمید اللہ کا کام اس تاریخ کا ایک منفرد عنوان ہو اسکی وجہ یہ ہے کہ مستشرقین نے پچھلی صدی کے اواسط سے ایک خاص نقطہ نظر اپنایا تھا کہ علم حدیث کے نام سے جو ذخیرہ مسلمانوں کے پاس اس وقت موجود ہے یہ تاریخی اعتبار سے مستند نہیں اس لئے کہ علم حدیث کے پیشتر متداول مجموعے تیسری صدی ہجری میں مرتب ہوئے۔^(۷) ڈاکٹر حمید اللہ ان شخصیتوں میں سے ہیں جنہوں نے اس اعتراض کا علمی جواب دینے کا فیصلہ کیا اور بڑی تحقیق سے ثابت کیا کہ صحابہ کرام ﷺ اور رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں حدیث کی تحریر و تسویہ اور تدوین کا کام شروع ہو چکا تھا جس میں دو تابعین میں بڑی وسعت پیدا ہوئی صحابہ کرام ﷺ سے یہ پورا ذخیرہ زبانی اور تحریری انداز میں تابعین کو منتقل ہوا اور اسی انداز سے تابعین نے اپنے بعد کی نسل تک پہنچایا۔ اس وقت حدیث کے جتنے مجموعے ہمارے سامنے ہیں یہ سب کے سب نہ صرف سند متصل سے رسول اللہ ﷺ تک پہنچے ہیں بلکہ ہر دور میں ہر سطح پر تحریری یادداشتیں اور ذخیرہ بھی موجود تھا جن پر اسکی بنیاد ہے۔^(۸)

ڈاکٹر حمید اللہ کی بنیادی خدمت حدیث اس اصول کو مختکم کرتی ہے کہ کتابت حدیث کا کام عہد نبوی

حدیث میں تحقیق:

ڈاکٹر صاحب کا مزاج ہی تحقیقی تھا وہ جب تک کسی بات سے مطمئن نہ ہوتے اُسے اپنی نگارشات کا حصہ نہ بناتے اور زندگی کا بیشتر حصہ انہوں نے حدیث و سیرت کے مطالعہ و تحقیق میں گزارا اسی تحقیق کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب نے دنیا کو ایسی مستند معلومات مہیا کیں جو دوسرے لکھنے والوں کو مستحکم اساس فراہم کرتی ہیں حدیث پر تحقیق کے سلسلے میں ڈاکٹر محمود احمد عازی لکھتے ہیں، ”ڈاکٹر حمید اللہ نے سب سے پہلے غالباً ۱۹۸۲-۸۳ میں صحیح بخاری کے مأخذ پر کام شروع کیا اور ابتدائی طور پر انہوں نے یہ پہلے چلا�ا کہ صحیح بخاری کے مأخذ میں ایک بڑا اہم مأخذ امام عبد الرزاق صنعاوی (متوفی ۲۱۱ھ) بھی ہیں امام صنعاوی کی کتنی احادیث صحیح بخاری میں ہیں اس کا انہوں نے جائزہ لیا پھر انہوں نے بتایا کہ امام عبد الرزاق (م ۲۱۱ھ) نے اپنے تمام حدیثی ذخیرے کو ایک کتاب کی صورت میں مرتب کر لیا تھا جو اس وقت تک نہیں چھپا تھا لیکن اب چھپ گیا ہے اور مصنف عبد الرزاق کے نام سے ہر جگہ دستیاب ہے اس لئے امام بخاری اور امام عبد الرزاق کے درمیان یہ کہنا کہ سنی سنائی باقی نقل کردی گئیں درست نہیں ہے۔ پھر عبد الرزاق کے اساتذہ میں اُن کے مأخذ میں انہوں نے یہ بتایا کہ اہم ترین مأخذ عمر بن راشد (م ۱۵۳ھ) ہیں جن کا تحریری ذخیرہ جو اس وقت تک نہیں چھپا تھا آج چھپ پکا ہے اور جامع معمر کے نام سے دستیاب ہے یوں معمر بن راشد کے ذریعے سے تابعین کی سلسلہ تک تحریری ذخیرے کی نشانہ ہی ہو گئی پھر عمر بن راشد کے مأخذ میں دو مأخذ کا خاص طور پر انہوں نے ذکر کیا ایک حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص (م ۶۵ھ)، جن کے بارے میں تمام کتب حدیث میں لکھا ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کی زندگی میں ”صحیفہ صادقة“ کے نام سے پانچ سو احادیث کا ایک مجموعہ مرتب کیا تھا و سو روایات پر مشتمل تیار ہوا تھا اس ذخیرے بالخصوص ہمام بن منبه (م ۱۰۱ھ) کا مرتب کردہ تھا اس طرح انہوں نے ایک مثال سے معمر بن راشد کو بنیاد بنا کر یہ ثابت کیا کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کے زمانے میں ایک مجموعہ احادیث پانچ سو روایات پر مشتمل تیار ہوا تھا اس ذخیرے سے معمر بن راشد نے فائدہ اٹھایا، معمر بن راشد نے وہ ذخیرہ امام عبد الرزاق کو منتقل کیا۔ عبد الرزاق نے وہ ذخیرہ امام بخاری کو منتقل کیا اور یوں امام بخاری کی کتاب سامنے آئی جو اپنی ترتیب کی عمدگی اور جامعیت کی وجہ سے مقبول ہوئی۔ یہ آج کہنے کو بڑی آسان بات لگتی ہے لیکن اس نتیجے تک پہنچنے کیلئے (انھیں یعنی ڈاکٹر حمید اللہ کو) کتنا مطالعہ کرنا پڑتا ہوگا کتنا کتب خانوں کی چھان بین کرنی پڑتی ہوگی اور کتنا طویل سال لگے ہوں گے اس کا اندازہ مشکل ہی سے کیا جاسکتا ہے۔^(۱۲)

اسلام کا کلمہ پڑھا ہو اس کا نام لکھو خذیلہ کہتے ہیں ہم نے ان کے نام لکھتے تو ایک ہزار پانچ سو مرد ہوئے اس وقت ہم کہنے لگے اب ہم کو لکھا ڈر ہے ہم ایک ہزار پانچ سو (۱۵۰۰) ہیں۔

(ii) ہم سے عبدالن نے بیان کیا انہوں نے ابو جزہ سے انہوں نے اعمش سے پھر بھی حدیث نقش کی اس میں یہ ہے کہ پانچ سو مرد ہوئے۔

-۸ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتیں بھی نبی کریم ﷺ سے تعلیم و تذکر حاصل کرتی تھیں جس کیلئے ایک دن (ہفتہ میں) مقرر تھا (۱۸)۔۔۔ حدیث کے الفاظ ”ہم سے آدم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا مجھ سے عبد الرحمن بن عبد اللہ نے کہا میں نے ابو صالح ذکوان سے سناؤہ ابو سعید خدری سے روایت کرتے تھے عورتوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا مرد آپ ﷺ کے پاس آنے میں ہم پر غالب ہوئے تو آپ ﷺ اپنی طرف سے (خاص) ہمارے لئے ایک دن مقرر کر دیجئے آپ ﷺ نے ان سے ایک دن ملنے کا وعدہ فرمایا اس دن ان کو نصیحت کی۔۔۔

-۹ سرکاری دستاویزات، معابر و اور پروانوں کا آغاز بھرت سے بھی پہلے ہو چکا ہوتا نظر آتا ہے مثلاً تمیم داری کو بھرت سے پہلے فلسطین کا شہر حبرون ایک پروانے کے ذریعہ جا گیر میں دینا۔۔۔ سراقد بن مالک کو پروانہ امن دینا وغیرہ۔ (۱۹)

-۱۰ اسی طرح صلح حدیبیہ، دوستہ الجندل کے حکمران سے معاهدہ اور ۷ ھ میں یرومنی حکمرانوں کو خطوط کا روانہ کرنا (۲۰)

-۱۱ انتظامی ضروروں کے تحت ہر جگہ گورنزوں، قاضیوں اور تحصیلداروں کو ہدایات بھیجنے (۲۱) چونکہ خطوط اور سیاسی دستاویزات کو تحریر کرنے کے بعد مہر لگانا بھی ضروری ہوتا ہے جس کے بغیر کوئی تحریر مسند (Authentic) نہیں ہو سکتی اس لئے آپ ﷺ کا مہر بونا بھی ایک معروف واقعہ ہے جس کا ذکر بخاری شریف میں ہے ۲۲ الفاظ یوں ہے۔

”ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عربہ نے انہوں نے قادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا نبی ﷺ نے عجم کے چند لوگوں کو پروانے لکھنا چاہے لوگوں نے کہا عجم کے لوگ کسی خط کا اعتبار نہیں کرتے جب تک اس پر مہر نہ ہو اس وقت آپ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی اس پر یہ کہہ کرایا ”محمد رسول اللہ ﷺ“۔

افراد کے نام دیئے ہیں جنہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے احادیث نقل کر کے لکھیں۔ (۲۶)

الصحیفہ الصحیحۃ:

حضرت ابو ہریرہؓ کے اور بھی شاگرد تھے جن میں زیر بحث صحیفہ کے مولف ہمام بن منبہ (م ۱۰۱ھ) بھی ہیں اور یہ تالیف بعینہ محفوظ ہونے سے تا حال دستیاب شدہ کتب حدیث میں قدیم ترین ہے کیونکہ حضرت ابو ہریرہؓ کی وفات ۵۸ھ میں ہوئی، ابو ہریرہؓ بھی یمنی تھے اور ہمام بھی یمن کے باشندے تھے ہمام جب تعلیم کیلئے مدینہ آئے تو فطری تقاضے سے وہ اپنے ممتاز ہم وطن ابو ہریرہؓ ہی کے پاس حاضر ہوئے ابو ہریرہؓ نے اس نوجوان ہم وطن کیلئے رسول اکرم ﷺ کی حدیثوں میں سے کوئی ڈیڑھ سو کا انتخاب کیا یہ زیادہ تر تربیت اخلاق کے متعلق ہیں اور ان حدیثوں کو ایک چھوٹے سے رسالے کی صورت میں مرتب کر کے اپنے شاگرد ہمام کو املاء کرایا۔ بہر حال پہلی صدی ہجری کے تقریباً وسط کی یہ تالیف تاریخی نقطہ نظر سے ایک گراں ماہی یادگار ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ حدیث نبوی ﷺ کے دو تین سو سال بعد لکھی جانی شروع ہوئی ہیں اور احمد بن حنبلؓ بخاریؓ مسلمؓ اور ترمذیؓ جیسے آئمہ کو جلساز قرار دینا چاہتے ہیں ان کی ولیل زیادہ تر تبہی رہی ہے کہ عہد نبوی ﷺ یا عہد صحابہؓ کی حدیث کے متعلق کوئی یادگار موجود نہیں ہے اب عہد صحابہ کی یہ یادگار ہمارے ہاتھ میں ہے اور مقابلہ کرنے پر نظر آتا ہے کہ بعد کے مولفوں نے مفہوم تو کیا کوئی لفظ تک نہیں بدلا ہے صحیفہ ہمام کی ہر حدیث نہ صرف صحابہ میں ابو ہریرہؓ کے حوالے سے ملتی ہے بلکہ مثال مفہوم دوسرے صحابہ سے بھی ان کتابوں میں ضروری ملتا اور اس بات کا ثبوت دیتا ہے کہ انتساب رسالت ماب ﷺ کی طرف فرضی اور بے بنیاد نہیں ہے۔ (۲۷)

صحیفہ ہمام بن منبہ کا محفوظ ہونا:

ابوعقبہ ہمام بن منبہ بن کامل بن شیخ الیمانی (م ۱۰۱ھ) تابعی اور لفظتھے انہوں نے اپنے استاد سے حدیثوں کا جو مجموعہ حاصل کیا تھا اسے نہ تو ضائع کیا اور نہ ہی اپنی ذات کی حدیث مخصوص رکھا بلکہ اپنی نوبت (اپنی باری آنے پر) پر اسے اپنے شاگردوں تک پہنچایا اور رسالہ مذکورہ کی روایت یا تدریس کا مشغلہ انہوں نے پیرانہ سالی تک جاری رکھا یہ درس بہتوں نے لیا ہوا گا۔ لیکن خوش قسمتی سے انھیں ایک صاحب ذوق شاگرد معمربن راشد یمنی (م ۱۵۳ھ) مل گئے جنہوں نے بغیر حذف و اضافہ اس رسالہ کو اپنے شاگردوں تک پہنچایا معمربن راشد کو بھی ایک

مخطوطہ برلن

دوسرے طور پر یوں تصدیق ہوتی ہے۔

امام بخاری مولف صحیح بخاری (مطبوعہ)

از

امام احمد بن حنبل مولف المسند، مطبوعہ

از

عبد الرزاق مولف کتاب المصنف، مخطوطات

از

معمر بن راشد مولف کتاب الجامع، مخطوطات

از

ہمام ابن منبہ مولف الصحیفہ الصحیحہ (کتاب مذکورہ) ۲۹

مندرجہ بالانقصشہ پیش کرنے کے بعد پھر ڈاکٹر صاحب نے 138 احادیث کی باقاعدہ بخاری و مسلم سے تخریج کی ہے اور ثابت کیا ہے صحیفہ ہمام کی یہ احادیث بغیر کسی نقطے کے فرق کے صحیفہ ہمام ہی کے حوالے سے ملتی ہیں۔ (۳۰)

مخطوطوں کی کیفیت:

زیر تذکرہ صحیفہ کے سلسلے میں ڈاکٹر صاحب نے دمخطوطے دریافت کئے ہیں ان کا ذکر ان کی زبانی ہی کیا جائے تو بہت بہتر ہے۔

مخطوطہ برلن:

مخطوطہ برلن (جرمنی) کا نمبر وہاں کی فہرست مخطوطات عربی میں 1787، WE، 1384 ہے یہ ذخیرہ دوسری جنگ عظیم (39ء) سے پہلے تک برلن کے سرکاری کتب خانے میں تھا دران جنگ میں حفاظت کیلئے یہ شہر ٹیونگن بھیجا گیا اور آج (1954ء) تک وہ وہیں ہے وہاں صحیفہ ہمام ایک مجوعہ رسائل میں ہے جن میں ورق نمبر 54 سے شروع ہو کر 61 تک یعنی آٹھ ورقوں میں ہے تجھ میں دو جگہ ایک ایک ورق گم ہو گیا ہے اس کا جم 12x5x17.5 سینٹی میٹر ہے اور ہر صفحے میں 19 سطر ہیں اس میں ہر حدیث و قال کے الفاظ سے شروع

كتاب السرد والفردي في صحائف الاخبار

حضرت ابو الحسن احمد بن اسماعيل القزويني (٥٩٠ھ) کی اس تالیف کے ایک مخطوطہ کی تلاش کا سہرا ڈاکٹر صاحب کے سر ہے جو انہوں نے مکتبہ سلیمانیہ استنبول (ترکی) کے وزیر شہید علی پاشا سیکیشن نمبر ٥٣٩ سے دریافت کیا اس میں ٣٣٦ روایات پر مشتمل گیارہ صحائف ہیں ۱۹۸۲ء میں پاکستان ہجرہ کوسل نے اسلامی نظریہ حیات اور تہذیب و معاشرت پر کوئی سوا ہم کتابیں شائع کرنے کا منصوبہ بنایا۔

ڈاکٹر صاحب نے مذکورہ بالا کتاب کی تحقیق کی اور انگریزی میں اس کا ترجمہ کیا جسے ہجرہ کوسل نے ۱۹۹۱ء میں شائع کیا ڈاکٹر صاحب نے شروع میں حدیث کے بارے میں ایک تعارف پیش کیا ہے جس میں

1. History of Hadith
2. Compilation before Hijra
3. Compilation after the Hijra
4. Private efforts

جیسے عنوانات کے تحت اپنی تحقیق پیش کی ہے اس میں مندرجہ ذیل صحائف ہیں ان کی تفصیلات ڈاکٹر خالد ظفر اللہ رندھاوانے اپنے مضمون میں بیان کی ہیں۔ (۳۳)

-۱ صحفہ حمام بن منبه اس کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔

-۲ صحفہ کلثوم بن محمد عن ابی ہریرہ رض :

اس میں ۱۱۸۳ حادیث کی تخریج مجمٰع المفہر س (وینسک/فود عبد الباقی) کی مدد سے پیش کی ہے۔
-۳ صحفہ عبدالرزاق عن ابی ہریرہ رض :

اس میں ۱۴۷ حادیث ہیں جن میں صرف حدیث نمبر ۲، ۷، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴ اور ۳۵ (کل ۱۱۲ حادیث) کی تخریج بیان کی ہے باقی کے بارے میں کچھ بیان نہیں کیا۔

-۴ حمید الطویل عن انس بن مالک:

اس میں ۱۰ حادیث پائی جاتی ہیں اس کی تخریج بھی موجود ہے

-۵ صحفہ من طریق اہل بیت عن علی ص بن ابی طالب:

اس میں ۱۱۱۹ حادیث ہیں جن کی تخریج میں صرف ۱۳ اور ۱۹ نمبر حدیث کی گئی ہے۔

”بصدق احترام یہ عرض ہے کہ ہمیں اس کتاب میں ایک کمی بڑی شدت سے محسوس ہوتی ہے اور وہ یہ کہ ڈاکٹر صاحب نے کثرت مصادر تک رسائی کے باوجود مکاتیب کی صحت کی طرف توجہ نہیں دی وہ مختلف نسخوں کے اختلاف کو بالالتزام ذکر کرتے ہیں لیکن یہ اختلاف کیوں ہے اور اس میں کس نئے کامتن صحیح ہے اس کے بارے میں کوئی تصریح نہیں کرتے پھر مزید یہ کہ انہوں نے اکثر جگہ طبقات ابن سعد کے ذکر کردہ متن کو اپنی کتاب میں اصل متن کی حیثیت سے نقل کیا ہے اور دیگر کتابوں میں روایت کردہ متن کے فرق کو بیان کرنے پر اکفاء کیا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ متعدد مقامات پر غلط متن اصل قرار پایا گیا ہے اگر ڈاکٹر صاحب اس پہلو سے اپنی کتاب پر توجہ فرمائیتے تو یقیناً ان کی کتاب اخضرت ﷺ کے مکاتیب کے سلسلے میں ایک مستند مأخذ قرار پاتی۔ (۳۵)

سیاسی وثیقہ جات از عہد نبوی تا خلافت راشدہ:

الوثائق السياسية للعهد النبوى والخلافة الراشدة

Documents sur la diplomatic musulmance a epoque du prophete at des Khalfes

orthodoxes

یہ کتاب دراصل ڈاکٹر صاحب کا ڈیجیتال مقالہ ہے جس پر انہوں نے ۱۹۳۵ء میں سوربون یونیورسٹی پیرس فرانس سے ڈی لٹ کی ڈگری لی تھی اور یہ مجموعہ سب سے پہلے فرانسیسی میں شائع ہوا بعد میں اپنی تحقیقی عادت کے مطابق اس میں اضافہ کر کے نصوص اصلیہ کے مطابق عربی میں شائع کیا اس کا اردو ترجمہ ”سیاسی وثیقہ جات از عہد نبوی تا خلافت راشدہ“ کے نام سے مولانا ابو تکی امام خان نوшہروی نے ۱۹۶۰ میں مجلس ترقی ادب کلب روڈ لاہور نے طبع کیا جو ۳۲۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

وثائق نبوی ﷺ و خلافت راشدہ کی اہمیت:

ذخیرہ حدیث میں نبی کریم ﷺ کے خطوط، فرمانیں، معابرے، دعویٰ مرا سلے عمال کی تقری، عطیات اور امان ناموں وغیرہ کی بہت زیادہ اہمیت ہے جس سے اس دور کی تاریخ اور اسلامی ریاست کے خدوخال نمایاں ہوتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ بھارت کے بعد مدینہ میں پہلے ہی سال بیشاق مدینہ کے بعد عملی طور پر ایک اسلامی ریاست کی بنیاد ڈال چکے تھے اس سلسلے میں آپ ﷺ کو خطوط اور ہمہ قسم کے مراسلہ جات روانہ کرنے کی

تک نہیں پہنچ سکتیں۔ (۲۷)

وشاًق کی اہم خصوصیت:

ڈاکٹر صاحب نے ہروشیقہ کے اختتام پر مأخذ و مصادر کا ذکر کیا ہے اور ان پر نقد بھی کیا ہے۔ معاهدات کی روایتوں کے عنوان سے لکھتے ہیں۔

وشاًق نبوی ﷺ کے مأخذ

۱۔ طبقات ابن سعد ہے جامع کتاب نے روایات جمع کرنے میں بے حد کوشش کی ہے لیکن روایتوں کی تصحیح کی طرف متوجہ نہ ہو سکے۔

معاهدات خلافائے راشدین کے مأخذ:

۲۔ تاریخ طبری

۳۔ فتوح البلدان

اول الذکر کتاب میں اس کے جامع، جامعیت اور تکثیر روایات کے باوجود تقدیم و تصحیح یا التفات نہ فرمائے۔

۴۔ کتاب الاموال مؤلف ابو عبدیل قاسم بن سلام:

یہ بہترین مأخذ ہے مساوئے کے مؤلف سے کسی روایت میں ایک یاد و جملے نظر انداز ہو جاتے ہیں

۵۔ کتاب الخراج قاضی ابو یوسف

۶۔ سیرۃ ابن ہشام

یہ دونوں مأخذ قابل اعتماد ہیں۔ (۲۸)

مندرجات فہرست:

مواف موصوف نے بڑی جامع فہرست ترتیب دی ہے جس میں صرف نبی کریم ﷺ کے معاهدوں کا تذکرہ ہم کریں گے جو ذیل میں ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے وشاًق:

۱۔ مہاجرین و انصار و یہود مدینہ (نمبر ۱)

۲۔ بہائل مکہ و قریش (۱۳ تا ۲۲) (اس میں صلح حدیبیہ کا جامع معاهدہ بھی شامل ہے)۔

۳۔ یہود (۲۰ تا ۱۵)

حدیث پر تفصیل ڈالی ہے۔^(۲)

ترکی کے ڈاکٹر علی نے ”مصنف سعید بن منصور کی از سر نو تالیف“ کے موضوع پر Ph.D کی ہے اور دوران تحقیق انہوں نے ڈاکٹر حمید اللہ سے رہنمائی چاہی ڈاکٹر صاحب نے اس کا ترکی میں جواب دیا جس کا ترجمہ یوں ہے۔

السلام علیکم!

سنن سعید بن منصور تین چوتھائی باتی نہیں رہی اس کا تکرار آسان کام نہیں ہے بہر حال کوشش سعید ہے ایک نکتہ اہم ہے کہ سعید بن منصور سے متعلقہ ہر شے اسکی سنن میں نہیں ہے میرے تجربے میں ہے کہ بعض اشیاء کو میں نے امام احمد بن حنبل سے منسوب پایا جو کہ مسند احمد میں نہیں ہیں امام مسلم سے منسوب پایا وہ صحیح میں نہیں ہیں۔

آپ کی فہرست میں تاریخ طبرانی نہیں مل پائی اسکی طبع یورپ کے انڈکس میں iii، 2428 پر سعید بن منصور کی ایک روایت کا ذکر ہے اس سے زیادہ اہم شاید ابن کثیر کی تفسیر ہے علاوہ ازیں ابن عبدالبر کی استیعاب بھی شاید مفید مأخذ ثابت ہوا سی طرح سنن سعید بن منصور (بھی)۔

اگر آپ نئی روایات تلاش کریں اور انھیں صحاح ستہ کے ابواب کی طرز پر ترتیب دیں تو بہت فائدہ ہو گا۔ مطبوع سنن بن منصور کے اہم کلمات کا انڈکس ایک مفید شے ہو گا۔ نئے مأخذوں میں سعید بن منصور سے متعلق کوئی روایت ہو تو کیا یہ سنن (سعید بن منصور) میں ہے یا نہیں۔ اسکے لئے یا اہم کلمات کا انڈکس مددگار ہو گا۔ بہر حال میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اللہ آپ سے راضی ہو۔

والسلام

محمد حمید اللہ^(۲۲)

اس خط سے ڈاکٹر صاحب کی وسعت معلومات اور طالب علموں کیلئے راہنمائی کرنے کی شفقت کا اندازہ ہوتا ہے آج ایسی جامع شخصیت کہاں سے ڈھونڈ کے لائیں۔

جامع معمر بن راشد:

ڈاکٹر صاحب نے ہی دنیا کو جامع معمر بن راشد (۱۵۲ھ) شاگرد حام بن منبه کے صحیفہ کی خوشخبری دی تھی۔ آپ نے یہ نیخ افقرہ یونیورسٹی ترکی کے شعبہ زبان و تاریخ، جغرافیہ کے انتہا علی سنجیکشنس نمبر ۲۱۲۷ سے تلاش

لکھا ہے کہ نہ کوئی قوم دنیا میں ایسی گذری نہ آج موجود ہے جس نے مسلمانوں کی طرح اماء الرجال ساعظیم فن ایجاد کیا ہو جسکی بدولت آج پانچ لاکھ شخصیات کا حال معلوم کیا جا سکتا ہے۔

- ۶۔ علوی ڈاکٹر خالد، ڈاکٹر حمید اللہ کی خدمت حدیث، دعوۃ ص ۱۳۸ اسلام آباد، مارچ ۲۰۰۳۔
- ۷۔ غازی ڈاکٹر محمود احمد، ڈاکٹر حمید اللہ متاز ترین محقق، دعوۃ ص ۱۳۱ اسلام آباد مارچ ۲۰۰۳ء۔
- ۸۔ علوی ڈاکٹر خالد، دعوۃ ص ۲۰۰، اسلام آباد مارچ ۲۰۰۳۔
- ۹۔ سورہ الحشر۔
- ۱۰۔ سورہ النساء ۸۰۔
- ۱۱۔ حمید اللہ ڈاکٹر، خطبات بہاول پور ص ۳۶ ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد ۱۹۹۵۔
- ۱۲۔ غازی محمود احمد، دعوۃ ص ۳۲ اسلام آباد مارچ ۲۰۰۳۔
- ۱۳۔ حمید اللہ ڈاکٹر، صحیفہ ہمام بن منبہ ص ۲۰ مترجم خالد پرویز، یمنی بکس لاہور ۰۵۰۰۔
- ۱۴۔ سورہ علق، ۱-۵۔
- ۱۵۔ حمید اللہ ڈاکٹر، صحیفہ ہمام ابن منبہ ص ۲۱ یمنی بکس لاہور ۰۵۰۰۔
- ۱۶۔ بخاری، کتاب الفییر، باب کاتب اللَّهُمَّ إِنِّي أَنْعَمْتَنِي جلد چہارم ص ۸۰ نعمانی کتب خانہ لاہور جون ۱۹۹۰۔
- ۱۷۔ منداحمد بن خبل (م ۲۳۱) ص ۲۲۷، جلد اول، المکتب الاسلامی لطباعتہ والنشر پیروت ۱۹۷۸۔
- ۱۸۔ بخاری، کتاب الجیہاد والسریر، باب کتابة الامام الناس ص ۱۹۸، جلد سوم نعمانی کتب خانہ لاہور جون ۱۹۹۰۔
- ۱۹۔ بخاری صحیح مترجم، کتاب اعلم، جلد اول، باب هل يجعل للنساء يوم على حدة في العلم ص ۱۳۱، جلد اول نعمانی کتب، خانہ لاہور ۱۹۹۰، حمید اللہ ڈاکٹر، صحیفہ ہمام بن منبہ ص ۲۵۔
- ۲۰۔ صحیفہ ہمام بن منبہ ص ۲۹، یمنی بکس لاہور ۰۵۰۰، سیاسی و شیقہ جات ص ۲۶، مجلس ترقی ادب لاہور ۱۹۶۰۔ میں ڈاکٹر صاحب نے الاصادیفی احوال الصحابة نمبر ۸۷-۶۹ کے حوالے سے تمیم داری کا پورا پروانہ درج کیا ہے۔
- ۲۱۔ بخاری، کتاب اعلم باب المناولة و کتاب اهل العلم، ص ۱۲۱-۱۲۰، جلد اول نعمانی کتب خانہ لاہور ۱۹۹۰، عظیمی دکتور محمد مصطفیٰ، دراسات فی الحدیث النبوی وتاریخ تدوینہ مطبع جامعۃ الریاض

- ۸۶۔ ایضاً ص ۸۶۔
- ۸۷۔ غازی ڈاکٹر محمود احمد دعوۃ، ص ۳۶، اسلام آباد مارچ ۲۰۰۳۔
- ۸۸۔ رندھاوا ڈاکٹر خالد ظفر اللہ معارف اسلامی ص ۳۷، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد جولائی ۲۰۰۳۔